السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں شرعی عذر کی بنا پر رمضان المبارک کے چند روزے نہیں رکھ سکی، ان کی قضا دینا ضروری ہے یا نہیں۔ اگر ضروری ہے تو یہ روزے کب تک رکھ سکتی ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام آسان دین ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی ہے کہ اس نے رمضان کے روزوں کی ادائیگی بعض لوگوں سے موخر کر دی ہے۔ بیمار اور مسافر جو فرض روزے نہ رکھ سکے ہوں تو وہ انہیں بعد میں رکھ لیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَن كانَ مَريضًا أَو عَلىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِن أَيّامٍ أُخَرَ ... ١٨٥ سورة البقرة

یہ روزے مسلسل رکھے جا سکتے ہیں اور الگ الگ رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (قضا روزے) الگ الگ رکھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ دوسرے دنوں میں تعداد پوری کر لو۔ فَعِدَّةٌ مِن أَيّامٍ أُخَرَ

(بخاري، الصوم، متى يقضى قضاء رمضان۔۔)

خواتین اگر اپنے مخصوص مسائل کی بنا پر فرض روزے نہ رکھ سکیں تو ان کی قضا دینا ضروری ہے البتہ حیض ونفاس میں نماز معاف ہے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایسی حالت میں روزے کی قضا دینے کا حکم دیا جاتا لیکن نماز کی قضا دینے کا حکم نہ دیا جاتا،

(فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاة" (مسلم، الحيض، وجوب قضاء الصوم على الحائض دون الصلاة، ح: 335"

رمضان المبارک کے چھوٹے ہوئے روزے جس قدر ممکن ہو جلدی ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، البتہ فوری ادائیگی ضروری نہیں۔ آئندہ رمضان تک کسی بھی وقت ادا کیے جا سکتے ہیں۔ تاہم انہیں بلاوجہ موخر نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ایسے روزے جلدی ادا نہیں کر پاتی تھیں لہذا وہ ماہ شعبان میں یہ روزے رکھتی تھیں۔

(بخاري، الصوم، متى يقضى قضاء رمضان، ح: 1950، مسلم، الصيام، جواز تاخير قضاء رمضان مالم يجيء رمجان اخر لمن افطر مرض وسفر وحيض ونحو ذلك، ح: 1146)

اگر کوئی شخص اگلے رمضان تک بھی قضائی نہ دے سکے تو آئندہ رمضان کے بعد قضا دینے کے ساتھ ساتھ فدیہ (ایک مسکین کا کھانا) بھی دینا ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

رمضان المبارک اور روزہ، صفحہ: 459

محدث فتویٰ